رمضان المبارک رخصت پزیر ہو چکے ہیں

عمر فاروق قاسمی

رمضان المبارک کے مقدس ایام اپنی گونا گوں خوبیوں کے ساتھ رخصت پزیر ہو چکے ہیں اور شوال کا چاند اپنی پوری چمک دمک کے ساتھ طلوع ہو چکا ہے، رمضان المبارک میں جو روزے آپ نے رکھے، قرآن کی جو تلاوت آپ نے کی، غربا و مساکین کے ساتھ ہمدردی و غم گساری جو آپ کے ذریعے ہوئی، مساجد میں چمک دمک اور رونقیں جو بڑھیں، بیس رکعات تراویح میں جو دلجمعی اور استقامت آپ کی نظر آئی، آپسی چپقلش، گالم گلوچ، غیبت و چغلی اور الزام تراشی، فحاشی و عریانیت کو جس انداز میں آپ نے باہر کا راستہ دکھایا اس حوالے سے یقیناً آپ تمام اہل ایمان قابل مبارکباد ہیں۔ رمضان کا مبارک مہینہ بلاشبہ آپ سے یہی تقاضا کرتا ہے اور آپ نے اس کے ان مطالبات کو عملی جامہ پہنا کر بلاشبہ رمضان کی رونقوں میں اضافہ اور اپنے نامہ اعمال میں بڑھوتری کی۔ یقیناً رمضان اپنی فضیلتوں کے اعتبار سے دیگر تمام مہینوں سے بڑھا ہوا ہے، لیکن کیا ہم نے اس بات پر بھی غور کیا کہ رمضان کا مہینہ صرف ہماری نیکیوں میں اضافہ، شیطان کو گرفتار، اور صرف انیتس یا تیس دن مسجدوں کو بھر دینے، بیوی سے جدا رہنے، کھانے پینے سے روکنے کیلئے تھا؟ بلاشبہ رمضان ان چیزوں کے لئے بھی تھا لیکن یہ اس کا وقتی فائدہ اور فوری حکم تھا جو آپ نے کر لیا لیکن اس کا دیرپا مقصد یہ ہے کہ انسانوں کے اندر تقوی اور طہارت اور روحانی پاکیزگی پیدا ہو جائے قرآن نے اس مقصد کو بیان کرتے ہوئے کہا اے ایمان والو تم پر روزہ فرض کیا گیا ایسے ہی جیسے کہ تم سے پہلی امتوں پر فرض کیا گیا تا کہ تمہارے اندر تقوی پیدا ہو، یہ مہینہ تقوی و طہارت خوف خدا اور خشیت الٰہی کی تربیت و ٹریننگ کا مہینہ تھا، گیارہ مہینے کے شب و روز کیسے گزریں گے، دراصل یہ اسی کی تربیت و ٹریننگ تھی، اگر کوئی ٹیچر ٹریننگ کے اسباق کو بس اپنے سیشن اور مرکز تربیت تک یاد رکھے اور اس کے بعد نسیا منسیا کر دے، اپنی تدریسی زندگی میں اس کو بروئے کار نہیں لائے تو وہ ایک کامیاب ٹیچر نہیں کہلا سکتا، چاہے اس کی سرٹیفکیٹ پر سو فیصد نمبرات ہی کیوں نہیں لکھے رہیں، اگر کوئی ڈاکٹر اپنی ٹریننگ کے اسباق کو صرف تربیت گاہ اور میعاد مقررہ تک ہی یاد رکھے اور اپنی معالجاتی زندگی میں ان اصول و ضوابط کو طاق پر رکھ دے، مریض کے جسموں پر ان درسیات کو استعمال نہیں کرے تو وہ کامیاب ڈاکٹر نہیں کہلا سکتا بلکہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کی

یہ لاپرواہی کتنے مریضوں کو زندگی سے محروم کردے، ٹھیک اسی طرح جو مسلمان رمضان المبارک کے مقدس ایام کے بابرکت اسباق کو صرف رمضان تک محدود رکھے اور شوال کا چاند نظر آتے ہی ان اسباق کو بھلا بیٹھے وہ ایک کامیاب روزہ دار اور کامل مومن نہیں کہلا سکتا، روزہ میں ہمارے لئے دو طرح کی چیزیں حرام تھیں :

(1) کچھ چیزیں تو وہ تھیں جو روزے سے قبل بھی ہم پر حرام تھیں اور روزے میں بھی وہ چیزیں حرام رہیں بلکہ اس کی حرمت میں اور شدت پیدا ہو گئی جیسے گالم گلوچ، رشوت خوری، شراب وزنا، عیاشی وفحاشی چوری وڈکیتی کینہ وحسد، ناحق قتل وغارت گری، غصب وزوروزبردستی وغیرہ (2) وہ چیزیں جو پہلے سے تو میرے لئے جائز تھیں لیکن خاص روزہ کی حالت میں ہمارے لیے حرام ہو گئیں، جیسے کھانا پینا، بیوی سے جماع وغیرہ، یہ چیزیں روزہ سے باہر ہمارے لئے جائز ہیں روزے میں حرام۔ بلاشبہ روزہ اپنے فارمیٹ اور ظاہری فتوی کے اعتبار سے صرف مؤخرالذکر دوسرے نمبر میں مذکور چیزوں سے رکنے کا نام تھا تاہم اپنی حقیقت اور اسپرٹ کے اعتبار سے دونوں کالم کی ذکر کردہ اشیاء سے رکنے کا نام روزہ تھا، روزہ عربی میں صوم کو کہتے ہیں جس کے معنی ہیں رکنا فقہانے اس کی تعریف یہ کی کھانے پینے اور بیوی سے جماع سے رکنے کا نام صوم ہے، فقہا کی اس تعریف سے گر کوئی اتنا کرتا ہے تو وہ فارمیٹ کو پورا کرنے والا ہو جائے گا لیکن احادیث کی ورق گردانی کریں تو پتہ چلے گا روزہ صرف تین چیزوں سے رکنے کا نام نہیں بلکہ ہر برائی اور ممنوعات سے رکنے کا نام روزہ ہے جیسا کہ اللہ کے رسول کی حدیث ہے: " من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجہ فی ان یدع بعامہ وشرابہ " (بخاری) جو شخص روزہ رکھنے کے باوجود جھوٹی باتیں اور اس پر عمل کرنے سے گریز نہ کرے تو اللہ کو اس کے بھوکے اور پیاسے رہنے سے کوئی مطلب نہیں، دوسری حدیث میں ہے: " اذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب فان سابہ احد او قاتلہ فلیقل انی صائم " (متفق علیہ) یعنی جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو نہ کوئی فحش بات کرے نہ چیخے اور چلائے اگر کوئی گالی دے یا اس سے لڑائی کرے تو کہے کہ میں روزہ دار ہوں۔

بلاشبہ ہم مسلمانوں نے رمضان کے اندر روزے کے فارمیٹ کو بھرنے کے ساتھ ساتھ اس کے اسپرٹ کو بھی حاصل کرنے کی کوشش کی، پورے رمضان ہم نے نماز پنج گانہ ہی نہیں سنن ونوافل کا بھی اہتمام کیا، ہماری زبانیں فحش وبدکلامی سے پاک وپوتر رہیں، ہمارے دونوں کان فلمی گانوں اور بے حیائی پر مشتمل باتوں سے گریزاں رہے، ہمارا دماغ شاطرانہ چالیں چلنے اور کسی کے خلاف ناجائز سازشیں رچنے سے دور رہا، لیکن ہم نے یہ کیا کیا کہ جیسے ہی عید کا چاند نظر آ گیا رمضان کے سارے اعمال ہم سے رخصت ہو گئے،

ہماری مساجد خالی ہونے لگیں، جیسے ہی عید کی نماز پڑھی ہمارے ہی نوجوانوں سے فلمی ہال بھڑ گئے، آتش بازی اور پٹاخوں کا بازار گرم ہونے لگا، فحش گانوں سے ہمارے کان لطف اندوز ہونے لگے، ہو شر با اور نیم عریاں لباس ہماری لڑکیوں کے جسموں پر لہرانے لگا، جو لڑکیاں رمضان میں پیشانی تک سر پر خمار باندھے رہا کرتی تھی آج کیا ہو گیا کہ اس کے بازو اور سینے بھی عریاں ہو گئے، اس کی کھلی زلفیں نوجوانوں کو دعوت گناہ دینے لگیں، اس کا اسکرٹ، چست جمپر اور مختصر شلوار جسم کے نشیب و فراز کو اور نمایاں کرنے لگا، ایک دوسرے کے ساتھ مار پیٹ، گالم گلوچ، حسد و کینہ پھر دوبارہ شروع ہو گیا، یاد رہے کہ نماز پنج گانہ رمضان میں بھی فرض تھا اور آج بھی فرض ہے، پانچ وقت اللہ کا منادی رمضان میں بھی چیخ چیخ کر آؤ کامیابی کی طرف، آؤ نماز کی طرف پکارتا تھا اور آج بھی، رشوت خوری، چوری ڈکیتی، گالم گلوچ رمضان میں بھی حرام تھے اور آج بھی، غربا و مساکین رمضان میں بھی آپ کے دروازے پر دستک دیا کرتے تھے اور آج بھی دیں گے، گانے کل بھی حرام تھے اور آج بھی، غیر محرم رمضان میں بھی غیر محرم تھیں اور آج بھی، شراب کا پیالہ رمضان میں بھی آپ کے ہونٹوں کے لیے ناجائز تھا اور آج بھی، ان چیزوں کو حرام کرنے والا خدا رمضان میں بھی زندہ تھا اور آج بھی زندہ ہے، نماز کو فرض قرار دینے والی ذات آج بھی اسی طرح قہار و غفار ہے جس طرح رمضان میں تھی، .جی ہاں افطار کے وقت دستر پر انواع واقسام کے کھانے اور طبیعت کی رغبت کے باوجود وقت سے پہلے جو خدا آپ کو اس کی طرف ہاتھ بڑھانے سے روکتا تھا وہی خدا آج بھی آپ سے حرام اور چوری کے مال کی طرف ہاتھ بڑھانے سے روک رہا ہے، .جی ہاں ! اکیلے گھروں کے اندر پکا ہوا کھانا موجود رہنے کے باوجود جو خدا آپ کو کھانے سے روکتا تھا وہی خدا آپ کو ڈیلر کے یہاں سے چوری کا دانہ خریدنے سے روکتا ہے، .جی ہاں کلّی کا پانی آپ کے منہ میں ہے لیکن حلق کے نیچے نہیں لے جا سکتے کوئی دیکھنے اور سمجھنے والا نہیں ہے لیکن صرف خدا کے حکم سے آپ ایسا نہیں کر سکتے وہی خدا اس وقت بھی موجود ہے جب آپ چوری کی بجلی اپنے گھروں میں لگاتے ہیں اور ٹیبل کے نیچے سے رشوت کا مال اپنے ہاتھوں میں ڈالتے ہیں۔ جی ہاں ! جو خدا رمضان میں موجود تھا وہ خدا اس وقت بھی موجود ہے جب آپ ملازمت کے وقت میں کٹوتی کرتے ہیں اور جائے ملازمت پر نہیں جانے کے باوجود رجسٹر پر آپ کی حاضری بھر جاتی ہے، آذان میں حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کے الفاظ رمضان میں بھی تھے اور اس وقت بھی جب آپ سفر میں ہوں اور کانوں میں آذان کی آواز آ رہی ہو، خدا کا حکم رمضان میں بھی موجود تھا اور اس وقت بھی جب آپ تجارت کی دنیا میں مگن ہوں، بنت حوا سے وہی خدا آج بھی چیخ کر کہہ رہا ہے کہ اپنی عصمت کی حفاظت کی خاطر بالوں اور سینے کو ڈھانپ کر باہر نکلو اور لہک چہک والے بھڑکیلے لباس پہن کر سڑکوں اور پارکوں کی زینت نہ بنو،

جو شخص رمضان مہینے کی پرستش وپوجا کرتا تھاتو وہ جان لے کہ رمضان جاچکا لیکن جو اللہ کی پوجا کرتا تھااور خدا کے حکم کا پابند تھاتو وہ سمجھ لے وہ آج بھی اپنے پورے تب وتاب کے ساتھ حی وقیوم ہے وہ ہمارے ظاہر کو بھی جانتا ہے اور ہمارے باطن سے بھی باخبر ہے ۔ اور اس کے احکامات آج بھی زندہ وتابندہ ہیں

(بصیرت فیچرس) baseeratonline@gmail.com